

## قسط 11

وہ لڑکی اپنے گھر کے سامنے موجود

پودوں کو پانی دینے آئی تھی۔

کہ اچانک اس کی نظر دور کھڑے اس لڑکے پر پڑی۔

جو مکمل بلیک بوائے بنے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

لیکن وہ لڑکا دور کھڑا۔

اس لڑکی کے تاثرات کو پڑھ چکا تھا۔

وہ اپنے موبائل میں کچھ دیکھنے لگا۔

وہ اسے انگور کرتی ہوئی اندر کو چلی گئی۔

یہ لڑکا یہاں کیا کرتا ہے۔

کہی میرے پیچھے تو نہیں۔

وہ اپنے گھر کے دوسرے پوزیشن پر جاتی

فوراً کھڑکی کی طرف بھاگی۔

اور اسے دیکھنے لگی۔

اچانک وہاں کھڑے۔۔

اس لڑکے کی نظر کھڑکی میں کھڑی۔

اس لڑکی پر پڑی تو اس نے اپنا سر جھکا لیا۔

وہ کچھ سوچتا سر اٹھاتا اسے آداب کرنے لگا۔

تو وہ لڑکی گھبرا اٹھی۔

اور فوراً کھڑکی سے ہٹ گئی۔

وہ اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

جو ہر دو سکینڈ بعد اپنی

جھلک دیکھا کر غائب ہو رہی تھی۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے۔

اپنے بیگ سے ایک دائری نگلی۔

اور اس پر کچھ لکھنے لگا۔

لکھنے کے بعد

اس نے اس کاغذ کو دائری سے الگ کر دیا۔

وہ دوبارہ اس کی جھلک کا انتظار کرنے لگا۔

جیسے ہی وہ اس کے سامنے آئی۔

تو اس نے اشارہ کرتے وہ کاغذ وہاں رکھ دیا۔

جہاں وہ کچھ دیر پہلے پانی دینے آئی تھی۔

وہ کاغذ رکھتا وہاں سے جانے لگا۔

اس نے اسے خط رکھتے دیکھا

تو فوراً گھر سے باہر کو بھاگی۔

اس نے فوراً پودوں کے پاس پڑے۔

اس کاغذ کو اٹھا لیا۔

پھر اس نے آگے پیچھے دیکھا۔

تو وہ لڑکا دور کھڑا اسے ہی دیکھتا مسکرا رہا تھا۔

وہ نادان لڑکی تھی۔ جو اسے پسند تھی۔

اس لڑکی کو بھی وہ اچھا لگنے لگا تھا۔

وہ شرمندہ ہوتی اندر کو چلی گئی۔

وہ دوبارہ کھڑکی کے سامنے جاتی۔

اس کاغذ کو پڑھنے لگی۔

وہ لڑکا اب اس کے گھر کے قریب آچکا تھا۔

وہ دور سے اسے دیکھ رہا تھا۔

جو اس کا خط پڑھنے میں مصروف تھی۔

کبھی مجھ سے ملنے آؤ نہ۔

تمہاری باتوں کو سننا ہے۔

تمہاری ذات میں کھونا ہے۔

تمہاری آنکھوں میں وفا کا رنگ بھرنا ہے۔

تمہاری بکھری زلفوں کو سمیٹنا ہے۔

تمہاری اداسی میں مسکراہٹ کا سبب بننا ہے۔

تمہاری صدا ہے ہمارے لبوں پر۔

تمہاری چاہت ہے میرے دل میں۔

تمہاری ضرورت ہے میرے اس دل کو۔

تمہاری ہر ادا کو محسوس کرنا ہے۔

ہے یہ میری عاشقی، نہ کہ ہوس،

کبھی مجھ سے ملنے آؤ نہ۔

وہ اس خط کو پڑھ رہی تھی۔

جو صاف اظہار محبت تھا۔

لیکن اس نادان لڑکی کو۔

اس خط کی سمجھ نہ آئی۔

وہ اس کو آگے پڑھنے لگی۔

جس پر ملاقات کی درخواست تھی۔



شعر و شاعری تو مجھے اتنی ہی آتی ہے۔۔

لیکن ملنا چاہتا ہوں آپ سے۔

آیک بات اور۔

آپ تھوڑی نادان ہے۔۔

لیکن وعدہ ہے میرا آپ سے۔

آپ کی عزت کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گا۔

خدا حافظ۔۔

وہ خط پڑھ کر اسے دیکھنے لگی۔

جو اسے بائے کا اشارہ کرتے بیگ

اپنے کندھے پر اٹھاتا ہوا جانے لگا۔

وہ اسے جاتا دیکھنے لگی۔

اس نے جانا ہی تھا۔

اسے نیچے سے ایک آواز سنائی دی

تو وہ بھاگتی کھڑکی کے سامنے سے ہٹ گئی۔

آئی دادی آرہی ہوں دادی۔

وہ اپنی دادی کے پاس چلی گئی۔

اور نیچے زمین پر دادی کے پاس ہی بیٹھ گئی۔

اس کا باپ تو اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا

ماں نے بھی اسے چھوڑ رکھا تھا۔

دنیا کے سہارے۔

اس وقت اس گھر میں اگر اس کا کوئی

سہارا تھا تو وہ ضعیف عورت تھی۔



وہ اپنے بستر پر لیٹی مراد کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

مراد کو میری ماں کے بارے میں سب پتہ ہے۔

تو کیا ان کے بارے میں بھی پتہ ہوگا۔

کیا وہ سب جانتا ہوگا میرے بارے میں۔

مراد کی الماری میں میری تصویر کیوں۔

وہ تصویر بھی تو گلی

میں کھینچی گئی تھی میرے گھر کی۔

کیا مجھ پر ایک ایک پل کی نظر تھی تب۔

کیا مراد مجھے پہلے سے جانتے ہے۔

وہ سب جانتا ہے۔ کیا۔

کیا سوچ رہا ہے وہ اس وقت۔۔

اور وہ مجھے یہاں جان بوجھ

کر لایا ہے اپنے ساتھ۔۔

کہیں مجھے ان کے حوالے کرنے تو نہیں لیا۔۔

وہ شہر آنے سے پہلے

مراد کے کمرے میں اپنی ایک

تصویر گری ہوئی دیکھ چکی تھی۔

جس کی وجہ سے اس نے راستے میں

مراد سے تھوڑی تیش میں آکر بات کی تھی۔

وہ پورا راستہ صرف اس تصویر کے

بارے میں ہی سوچتی رہی تھی۔

جس کی وجہ سے وہ حیران تھی۔

پریشان تھی۔

اب تک اسے چاہیے تھا کہ

مجھے ان کے حوالے کر دیتا۔

مگر اس نے ایسا کیوں نہیں کیا۔

کہیں اسے محبت تو نہیں مجھ سے۔

اس نے مجھے کبھی دیکھا تک نہیں۔

تو اسے مجھ سے محبت کیسے ہو گئی۔

اس نے مجھے حویلی کے باغ

میں پہلی بار ہی تو دیکھا تھا۔

وہ اس کی اور اپنی اگلی پچھلی

ساری باتیں یاد کر رہی تھی۔

اور یہی نتیجہ نکلا تھا کہ

وہ اسے نہیں جانتا کیونکہ

مراد نے تو اسے باغ میں دیکھا تھا۔

رات کے وقت

اس لیے اس چکر کے بارے میں جان رہا تھا۔

کہ اس کا کسی لڑکے کے ساتھ چکر تو نہیں۔۔

اس لیے تو اسے تنگ کرتا تھا اور کچھ نہیں تھا۔

وہ مراد کی ایک بات کو یاد کرتی

سوچتی دل سے مخاطب ہوئی۔

نہیں نہیں مراد جیسا سلجھا لڑکا۔

مجھ جیسی کو کیوں پسند کرے گا۔

وہ بھی وہ لڑکی جو اس کے گھر میں

ایک ملازمہ نوکرانی کی حیثیت سے ہوں۔

زمین ادھر کی ادھر ہو سکتی ہے۔

لیکن مراد خان جیسا شخص۔

اپنے خاندان کی روایات توڑے۔

ایسا ممکن نہیں۔

آمنہ باجی نے مجھے

مراد کے بارے میں بتایا تھا کہ

وہ کبھی بھی اپنا خاندان کی

عزت پر کوئی انچ نہیں آنے دیتا۔

مجھے صرف اور

صرف ایک وہم ہو رہا ہے۔

ویسے بھی مراد کو تو معلوم ہو گا کہ۔

اس کا رشتہ پہلے سے طے ہے۔۔

اپنی کزن کے ساتھ۔۔۔

وہ کیا سوچ رہی تھی کہ

اس کی کزن پر آکر رک گئی اور ہنسنے لگی۔

مراد کی بیوی کی کیا زندگی ہو گئی۔۔۔

ہر بات پر تو اس جناب کو غصہ آ جاتا ہے۔۔۔

سلجھا ہوا نواب بگڑ رہا ہے۔۔

حویلی والوں۔۔۔



وہ بیڈ پر لیٹی تہقہ لگاتی۔۔

ادھر سے ادھر بلک رہی تھی۔۔

اس پچارے کی گرل فرینڈز

اسے روز تنگ کرتی ہوں گی۔۔۔

اس لیے تو اتنا چڑچڑا ہے یہ۔۔۔

گرل فرینڈز تو ہوں گی یار۔۔

اتنا ہینڈ سم بندہ ہو۔۔

کوئی گرل فرینڈ نہ ہو۔

نیور پو سیبل ہی نہیں ہے۔

مراد میرے ماں باپ کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔

لیکن میرے عاشقوں کے بارے میں

مجھ سے کچھ نہیں پوچھ رہا۔

لگتا ہے انہوں نے میرے عاشقوں

کی فہرست اسے نہیں بتائی۔

مجھ جیسی سنگ دل اور پتھر دل لڑکی

کا ایک لڑکا دل لے گیا۔

اور کسی کو خبر تک نہیں۔

وہ اس لڑکے کے بارے میں سوچنے لگی۔

جس کے ساتھ اس کا ایک وقت ایئر چلا تھا۔

کسی زمانے میں۔

مراد کو اگر اس کے بارے میں یہ

بات پتہ چلتی تو یقیناً

وہ ٹوٹ کر بھی بکھر جاتا ہے۔۔۔

لیکن یہ وہ واحد بات تھی۔

جو انہما نے آج تک کبھی کسی کو نہیں بتائی تھی۔

کہ وہ کسی پسند بھی کرتی تھی۔

اور وہ اس کی زندگی کا حصہ بھی رہی ہے۔

وہ ایک چڑیا تھی جو پہلے ہی کسی

نے مراد کے آنے سے پہلے قید کر لی تھی۔

جو اظہار محبت مراد نے اس سے کرنا تھا۔

وہ پہلے سے ہی کوئی اور اس سے کر چکا تھا۔

کاش کبھی زندگی مجھے اس سے ملنے کا موقع دے۔

میں نے سنا ہے اسے لوگ بھی ہوتے ہیں دنیا میں۔۔

جو محبت کے ملنے کے لیے ترستے ہیں۔۔۔

اب تک تو شادی ہو چکی ہوگی اس کی۔۔

سنا تھا۔۔ وہ اب نہیں رہا جو وہ تھا۔۔

خیر اب مجھے اپنی زندگی میں آگے بڑھ جانا چاہیے۔

کوئی فائدہ نہیں پرانے کسی تعلق کو یاد کرنے کا۔

جس نے آپ کا ہونا ہوتا ہے اس نے آپ کا ہو ہی جانا ہے۔

وہ بیڈ سے اٹھتی سوچتی کچن میں

پانی پینے کی نیت سے جا رہی تھی۔

جی کیسی ہیں آپ۔۔

وہ ان سے ان کا حال چال پوچھ رہا تھا۔

وہ ان سے کوئی دوسری باتیں کر رہا تھا کہ

بات انتہا پر آکر رک گئی۔

میں ہر قدم اس کی طرف سوچ کر رکھ رہا ہوں۔۔

ابھی نہیں۔۔

آنے سے پہلے مجھے اسے تیار رکھنا ہے۔۔

جب تک وہ راضی نہیں ہوگی۔۔

میں اکیلا اس کا ہاتھ نہیں تھام سکتا۔

اسے بھی تھامنا ہوگا۔۔

مجھے تحمل سے کام کرنا پڑے گا ہر۔

اس کی رضامندی کے بغیر میں کچھ نہیں کر سکتا۔

ایک تو مجھ سے دور بھاگتی ہے۔

اس کا دل جیتنا اتنا آسان نہیں۔

کسی کا دل جیتنا آسان نہیں ہوتا۔

کیونکہ ہر کوئی محبت

جیسے جڑبہ کا یقین نہیں کرتا۔

جتنا میں سمجھتا تھا میں سمجھ رہا ہوں۔

میری کسی بھی بات کو نہیں سمجھتی وہ۔

میری محبت کو کیا سمجھے گی وہ۔

میں صرف ابھی تک صرف یہی جانتا ہوں کہ

وہ آرزو کی بیٹی ہے۔

وہ انہی جیسی دکھتی ہے

مگر اپنی ماں پر نہیں گئی۔



وہ عورت بہت تھل مزاج

اور برداشت رکھنے والی۔

اس کا چہرہ اپنی ماں سے ملتا ہے

مگر عادتیں بہت مختلف ہیں۔

انہتا کو نکاح کے لیے منانا بہت ضروری ہے۔۔

بے حد ضروری ہے۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔

کہ میں اسے خود سے محبت

کیسے کروں۔۔

کچھ نیا طریقہ آزمانہ پڑے گا۔

آپ کو مجھ پر بھروسہ ہے تو۔۔

آپ کو پتہ ہے کہ

میں آپ کا بھروسہ نہیں توڑوں گا۔

میرے لیے وہ آپ کی بیٹی ہے۔۔

اور میں آپ کی بیٹی کو

اپنی بیوی بنانا چاہتا ہو۔۔

اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

دوسری طرف کوئی اسے کچھ بتا رہا تھا

کہ وہ اچانک سے بولا۔

وہ جیسی بھی ہے مجھے قبول ہے۔

ہم کو قبول ہے وہ ہر ذات میں، ہر روپ میں،

ہر نئی زندگی میں، ہر نئی ملاقات میں،

وہ دیر رات کو کچن میں موجود

کسی سے بات کر رہا تھا کہ

پچھے دیوار کے ساتھ لگے۔

وجود کے پیروں تلے۔۔

کسی نے زمین کھینچ دی۔۔

پچھے کھڑا وہ وجود

اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔۔

جب کہ وہ ابھی بھی

باتیں میں مصروف تھا۔

وہ ناشتہ بنا کر کر چکی تھی۔۔

لیکن وہ ابھی تک کمرے سے نیچے نہیں آیا تھا۔

اس کے کرنے کے لیے کچھ نہیں تھا۔

اف کیا کروں۔۔

کھانا کیا بنانا ہے یہ بھی بتایا نہیں۔۔

خود تو بھوکا رہتا ہے

اور مجھے ساتھ اپنے سزا دے رہا ہے جان بوجھ کر۔

مجھے لگتا ہے کہ مراد ان سے ملتا ہے۔

یا ابھی بھی ان سے میں ملتا ہو۔۔

یا پھر کہیں مراد ہی

وہ شخص نے جس کا میرے

ساتھ تعلق جوڑنا چاہا تھا۔

اگر مراد ہی وہ شخص ہے۔۔

جس کا میرے ساتھ تعلق جوڑنا چاہا تھا۔

تو وہ سب جانتا ہوگا۔

میرے بارے میں۔۔

کیا مراد اس لیے تو یہ سب نہیں کر رہا۔

اس نے یہ بھی تو کہا تھا کہ

ایک منٹ نہیں لگے گا تمہیں انتہا مراد بنانے میں۔

وہ اس کا وہ فقرہ یاد کرتے ہوئے بولی

جس سے اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھی۔

اگر مراد وہ شخص ہے۔۔

تو وہ یہ بھی جان چکا ہوگا کہ

میں کیا غلط کام کر کے آئی ہوں۔

اسے شادی کے بارے میں بھی پتہ ہوگا۔

شادی شادی نام کا سوچ کر۔

اس کے دل میں ایک خوف پیدا ہونے لگا۔

یہ بھی پتہ ہوگا کہ۔

میری شادی وہ رک گئی۔

نہیں اگر اسے پتہ ہوتا۔

ہو بھی سکتا ہے۔

ایسے کیسے راہ چلتی۔

اسے مجھ سے محبت ہو گئی۔

اسے یہ کبھی معلوم نہیں ہونا چاہیے کہ



میں جان چکی ہوں کہ

وہ میرا راز جانتا ہے۔

تو کیا اس بار میں

مراد کی زندگی کا حصہ بنوں گی۔۔

کیا تاریخ ایک بار پھر

دہرائی جائے گی میری۔۔

کیا اس بار میرے لیے

مراد خان کا انتخاب کیا گیا ہے۔

اگر یار مراد کو میری

فیملی بیک گراؤنڈ کا پتہ چل چکا ہے۔۔

تو یقیناً اس کے گھر والوں

کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

لیکن مراد کا رشتہ تو پہلے سے ہی طے ہے۔

کیا مراد وہ رشتہ توڑ ڈالے گا۔

کیا مراد مجھے اپنی زندگی کا حصہ بنائے گا۔

مجھ سے شادی کرے گا۔

میں اس کے ساتھ کیسے رہوں گی۔

مجھے تو ڈر بہت لگتا ہے اس سے۔

اس لیے تو وہ میرے قریب آنے کی کوشش کرتا۔

اور میں سمجھتی تھی کہ وہ صرف

میرے تنگ کر رہا ہے یا چھیڑ رہا ہے۔

لیکن نہ وہ مجھے تنگ کر رہا تھا۔

اور نہ ہی چھیڑ رہا تھا۔

بلکہ وہ تو مجھے خود سے محبت کروانا چاہتا ہے۔

مراد خان اتنا آسان نہیں۔

کہ میں تم سے محبت کروں۔

میں کسی اور سے محبت کرتی تھی۔

کرتی ہوں۔ ہمیشہ کرتی رہوں گی۔

وہ چاہے میرا نہیں رہا۔

لیکن میں اس کی رہی ہو۔

میں تمہاری زندگی کا حصہ بن بھی گئی۔

تو کبھی تم سے محبت نہیں کروں گی۔

مجھے معلوم ہے کہ تم ٹھیک ہو۔

مگر تمہاری محبت ٹھیک نہیں میرے معاملہ میں۔۔

بہتر ہے جیسے میری زندگی چل رہی ہے۔۔

اسے چلنے دو میرے راستے میں

آکر میری رکاوٹ بننے کی کوشش مت کرو۔

تہمیں صرف مجھ سے تکلیف

کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔۔

ان سب لوگوں کو بھی تکلیف

کے سوا کچھ نہیں ملا۔۔۔

مل بھی گیا تو کبھی۔۔

میری محبت نہیں ملے گئی۔

میں نہیں چاہتی کہ میں

کوئی گھر برباد کروں۔

پہلے میں نے اپنے دل کے گھر کو برباد کیا۔

پھر میں نے خود کو برباد کر ڈالا۔

اور میں نے چاہتی کہ تمہیں برباد کروں۔

اس لڑکی میں دوبارہ وہی چیز پیدا ہو رہی تھا۔

جس نے کئی سال پہلے۔

خود کو برباد کرنے

میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

لیکن انہما کو یہ نہیں پتہ تھا کہ مراد خان

اسے خود سے محبت کروانے پر مجبور کر ڈالے گا۔

وہ اس کی محبت کے آگے کچھ نہیں کر سکے گئی۔

قدرت انہتا کے دل میں خود ہی مراد خان کے لیے

وہ محبت ڈالے گی۔

جو مراد خان کے دل میں اس کے لیے ہے۔

وقت کے ساتھ ساتھ اس کے دل میں

جذبات پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے۔

جن جذبات کا انہتا کو خود پتہ نہیں چلے گا۔

وہ ٹکڑوں میں کیسے قبول کریں ہمیں۔

جو کبھی سارا کا سارا اس کا تھا۔

جاری ہے